جلد ۱۲ | بمبئی بروز دوشنبہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۷

مقدمۃ الجیش

بہت دور کی سوجھی

پیسہ اخبار سے معلوم ہوا کہ حال مین شہر کراچی کو
یہ بات معلوم ہوئی کہ کل شہر مین ایک بھی گدھا
موجود نہین ہے۔ اس بات پر اہل شہر نے بجائے خوش
ہونے کے افسوس کرنا شروع کر دیا اسلیے کہ اگر ایک
بھی گدھا شہر مین نہ ہوگا تو آیندہ نسلین
گدھے کو کس طرح پہچان سکین گی۔ چنانچہ میونسپلٹی
نے شہر کی آیندہ نسلون کی معلومات بڑھانے
کے لحاظ سے ایک گدھا خرید کر چڑیا گھر مین رکھا
ہے۔ کراچی میونسپلٹی کی یہ ایجاد نہین ہے۔ ہم ایسی
بہت سی میونسپلٹیون انجمنون اسکولون اور مدرسون
کی خبر دے سکتے ہین جہان ممبرون اور اراکین کی معلومات بڑھانے کیلیے

دکن مین شمس العلما

دوشنبہ گذشتہ کو کلکٹر آرکاٹ نے مدرسہ
باقیات الصالحات ویلور مین ایک دربار منعقد کر کے
حاجی مولوی عبد الوہاب صاحب کو خطاب شمس العلما دیا
جو گورنمنٹ آف انڈیا نے مولوی صاحب کے علوم عربیہ
کی خدمات کی قدر دانی مین سال گذشتہ تجویز
فرمایا تھا ہم مولوی صاحب کو اس اعزاز پر مبارکباد
دیتے ہین۔ اور امید کرتے ہین کہ مولوی
صاحب کی شعاعین (جو بحمد اللہ اب آفتاب ہو گئے
ہین) اون کے بہت سے نور لینے والون کو
آفتاب بنا کر رہین گی۔ کاش علما ہمت
باہمی تکفیر و تفسیق کو چھوڑ کر قومی خدمت
پر متوجہ ہون تو دین و دنیا کی عزت اونکے لیے
موجود و مہیا ہو سکتی ہے۔

بہت بموقع گئے

پنجاب کے لفٹنٹ گورنر سر ڈنزل ابٹسن کو ایکایک
ڈاکٹرون نے لندن جانیکی صلاح دی کہتے ہین
کہ اونکے بیرون اور حلق مین کوئی سخت زخم نمودار
ہوا ہے۔ اس کمبخت ناشدنی زخم کو ایسی شورش
کے وقت نمودار ہونے کی کیا ضرورت تھی جبکہ
پنجاب مین ایک ہنگامہ برپا ہے۔ لاجپت رائے کا
[illegible] برما بھیجا گیا ہے اور اجیت سنگھ فراری
کی گرفتاری کے لیے ۵۰۰ روپیہ کا انعام مشتہر
کیا گیا ہے۔ اور خدا جانے کس کس کے سر پر قضا
کھیل رہی ہے۔ یہی لفٹنٹ گورنر جو سب سے پرانے [illegible]
پنجاب کی رگ رگ سے واقف تھے۔ اور جانتے
تھے کہ فساد کے وقت کس رگ سے خون لینا چاہیے۔ سو
قدرت کو لاجپت رائے کو پر کھانا تھا بیچ ہی مین [illegible]

انکی بھی سنلو

مسٹر ہالڈین وزیر جنگ سلطنت ایک سیاسی بیان بھی دے ہی دی۔ آپ نے لندن مین فرمایا کہ گورنمنٹ ہندوستان چاہتی ہے کہ عدل و انصاف کی ترازو کے پلڑے برابر رہین۔ مگر یہ بھی ممکن ہے کہ رعایا کے مفسد جبر و سختی کرنے پر گورنمنٹ کو مجبور کرین۔ اسبات کا یقین کرلینا چاہئے کہ اگر ضرورت واقع ہوئی تو گورنمنٹ ہند کا زبردست ہاتھ ایسا ہی بے پناہ اور مضبوط ثابت ہوگا جیسا پچاس سال پیشتر ثابت ہوا تھا۔

اے جناب ان دھمکیون کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یا وحشت تیرا آسرا۔ مزاج تو بخیر ہے۔ ایک ذرا برف کا پانی پی لیجیے۔ تو بخارات چھٹ جائین۔ ایسی باتون سے تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ آپنے ذرا سے ہنگامہ کو ایک قیامت خیز بلوہ سمجھ لیا ہے۔ چکالیون اور چند سپاہیون سے اتنا خوف وخطر۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ آپنے دیکھا نہین ایک لاجپت رائے گرفتار ہوئے۔ اور تمام ہندوستانیون کے کلیجے دہل گئے۔ لاجپت رائے کے ساتھی اوسکا ساتھ دینے کے بدلے گھر بیٹھے دعائین دے رہے ہین کہ بھیا لاجپت رائے ہماری دل دعا ہے کہ تم جہان رہو خوش رہو اور بس۔ بھلا ایسون سے اندیشہ ہی کیا۔ اور ایسے مطلب پرستون کے لئے ضرورت ہی کیا خاک ہوگی۔ واہ صاحب واہ۔ آپنے بھی کمال کیا۔

چت بھی اپنی پٹ بھی اپنی

ہماری گورنمنٹ کی سیاست مغربی اس مین شک نہین کہ ساری روئے زمین کی گورنمنٹ سے بڑھی ہوئی ہے اسکے قوانین سلطنت ایسے اصول پر مبنی ہین کہ ساری دنیا مین بھونچال آجائے حکومت کی کل بگڑ جائے مگر اسکی سلطنت متزلزل نہین ہو سکتی یہان وائسرائے بہادر لارڈ کرزن آئے جی کھولکر رعایا پر ظلم کیا ہندوستانیون کو ہر طرح سے ذلیل و رسوا کیا۔ ہندوستان کی ساری دولت لوٹ لی۔ غرض کہ ایک حاکم مین جسقدر عیوب ہوسکتے ہین انسے آراستہ ہوکر آئے اونکا پورا پورا اظہار کیا اور یہان سے گئے تو ہندوستانیون کی لعنت اور نفرت کو ساتھ لیتے گئے مگر ولایت مین انکی عزت مین ذرا بھی فرق نہ آیا۔ پارلیمنٹ نے انکی خداپرستی لیاقت کی داد دی اور ہمدردی انسانی کا دعوے کرنیوالی قوم نے اس دشمن بنی نوع انسانی کی آؤبھگت مین حد درجہ کا مبالغہ کیا۔ اسکی کیا وجہ کہ گورنمنٹ اپنے کسی افسر کو رسوا کرکے اپنی انتظامی صلاحیت کو بدنام کرنا نہین چاہتی اگر لارڈ کرزن سے گورنمنٹ وہ سلوک کرتی جسکے وہ مستحق تھے تو اسکا اثر گورنمنٹ کے لئے بہت مہلک ہوتا۔ آئندہ ہندوستان مین کوئی وائسرائے وقعت کی نظر سے نہ دیکھا جاتا گورنمنٹ انگلینڈ پر سے ہندوستانیون کا اعتبار اٹھ جاتا اور پھر آئندہ وائسرائے ناقابل تصور کیا جاتا یہی حال اب لارڈ کرومر کا ہو رہا ہے۔ پہلے تو انھون نے اپنی چالبازی سے مصریون کو خوب گرویدہ بنالیا۔ سب اونکی قابلیت کے اعلی رائے و تدبر کے قائل تھے اور اونہین اپنے ملک کا سچا بہی خواہ سمجھتے تھے [illegible] ملک مین جان ڈالنے والا۔ اور اپنی جان نثار [illegible]

یہ خیال بھی ہوچلا

تھا کہ لارڈ کرومر کو خدا نے غیب سے مسلمانون کی حمایت کیلئے بھیجا ہے اگرچہ بظاہر یہ عیسائی ہین مگر اصول اسلام کی خوبیون نے ان کے دل مین گھر کرلیا اور عیسائیت کو ذلت اور اسلام کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہین مگر جب لارڈ صاحب کی سخت گیریون نے پاؤن پھیلانے شروع کئے اور عروس ظلم کی قبیح صورت سے دھوکہ کا غازہ رفتہ رفتہ اوڑنے لگا تو لارڈ صاحب کی بدنیتی کا سارا راز طشت از بام ہوگیا اور ظاہر ہوگیا کہ فطرت مین تغیر ناممکن ہے لارڈ صاحب جس سرزمین سے آئے ہین وہان کی مٹی کا انکے خمیر مین ہونا لازمی بات ہے۔ اور اسکا ظہور بھی ہونے لگا ہے۔ دعوئے سرسبزی مصر کے پردے مین اندر رفتہ رفتہ مصریون کے گلون مین بیکاری و دیگر طوق غلامی ڈالا جارہا ہے لارڈ صاحب نے جب دیکھا کہ رعایا کا بڑا چھوٹ گیا ہو اب فوراً سے پیشتر یہان سے کھسک جانا چاہیئے تو جھٹ سے بیماری کا بہانہ کرکے استعفا داخل کردیا۔ برٹش گورنمنٹ اور انگریزی رعایا نے انگلینڈ مین داخل ہوتے ہی اونہین سر پر اوٹھا لیا۔ بڑے اعزاز کے ساتھ اونہین ہاتھون ہاتھ لیا اور اخبارون نے اونکی قابلیت کی خوب خوب داد دی۔ پارلیمنٹ نے اونکی خدمات کو مصریون کے لئے رحمت ظاہر کیا اور لوگون کے دلون مین جو خیال پیدا ہو چلا تھا کہ بیچارے لارڈ کے باعث مصر سے انہین بھاگ آنا پڑا اوسکی تردید کردی لطف یہ ہے کہ مصر کے لگ بھگ انگلینڈ مین داخل ہوتے ہی ساری بیماری کافور ہوگئی۔ غرضکہ برٹش گورنمنٹ کے ارکان سلطنت جابجا سیاہ کاریان کرکے اپنے وطن لوٹتے ہین۔ انکی کاروائیان نظر تحسین ہی سے دیکھی جاتی ہین۔

مرے پر سو درے

دہلی والو نیز آجکل میونسپلٹی کی نظر عنایت بہت ہو رہی ہے۔ ٹیکس کی نئی نئی مدیں قایم ہو رہی ہیں اور اب یہ نوبت آگئی ہے کہ غریبوں کو جو کچھ دال روٹی مل جاتی ہے اوس پر بھی فاتحہ پڑھ دیں۔ لوگوں میں سخت شورش اور بد امنی پھیل رہی ہے اگر ٹیکس ایجاد کا یہی حال رہا اور میونسپلٹی کے اراکین جدت طبع کا سارا زور نئے ٹیکس قائم کرنے ہی میں صرف کرینگے تو ہمیں اور کوئی زمین آسمان ڈھونڈنے کی ضرورت پڑیگی۔ لطف تو یہ ہے کہ جتنے نئے ٹیکس نکلتے ہیں سب ایسے ہوتے ہیں جنکا اثر غریبوں پر پڑے۔ چنانچہ ایک نیا ٹیکس یہ نکلا ہے کہ دکانوں کے آگے جو تختے نکلے ہوتے ہیں اون پر بھی ٹیکس لگایا ہے۔ غریب دوکاندار زیادہ کرایہ کی دکان لینے کی طاقت نہ ہونیکا باعث چھوٹی سی دوکان لے لیتے ہیں اور آگے تختہ ڈالکر اسے ذرا وسیع بنا لیتے ہیں مگر میونسپلٹی کی نظر ان تختوں پر بھی پڑی اور اب اوس پر ٹیکس لگایا گیا ہے۔ ان دکانوں میں اتنی آمد تو ہوتی نہیں کہ فارغ البالی کے ساتھ اپنا پیٹ بھریں پھر میونسپلٹی کی دوزخ جیسا شکم جو کسی طرح موقوف ہی نہیں ہو سکتا کس طرح بھر سکینگے۔ بیچارے میونسپل ممبروں کی جانوں کو صبر کرکے دوکانیں بند کرکے بیٹھ رہے وہ اپنے دھندے لگے اور میونسپلٹی کا کوئی فائدہ نہ ہوا غریبوں پر ٹیکس لگانے میں تو اسقدر مستعد اور غریب محلوں کی سڑکوں پر خاک اڑ رہی ہے ہر جگہ گڑھے بڑے بڑے ہیں انکی ترمیم کی طرف توجہ کرنیکی موت آتی ہے خدا ان ممبروں سے سمجھے جو غریبوں کے نائب بنکر کونسل ہال کی کرسیاں توڑتے ہیں اور رعایا کی حمایت میں الٹے ایک اور نکل

واہ رے خوبی اقبال

خدا جب کسی قوم کی حالت اچھی کرنے پر تل جاتا ہے تو ہر امر میں اوسے اسطرح نوازتا ہے کہ بڑے بڑوں کے سر اوسکے آگے جھک جاتے ہیں جاپان ہی کو دیکھو کہ چند سال پیشتر اوسکی کیا حالت تھی اور اب کیا ہو گئی ہے۔ یورپ کی بڑی سلطنتوں کی نظروں میں اوسکی کوئی حیثیت نہ تھی۔ اور اس سے دوستانہ پیدا کرنے میں اپنی ہتک سمجھتے تھے۔ جنگ روس جاپان میں آن واحد میں جاپان کی حالت بدلگئی ایک زبردست یورپین سلطنت کے زیر ہو جانے سے تمام دول یورپ کی نظر تحیر اوسکی طرف اٹھی اور اسکی خداداد ترقی سے ایسے متاثر ہوئے کہ سب اسکا کلمہ پڑھنے لگے۔ انگلینڈ کی سیاست دور بین نے جنگ روس شروع ہوتے ہی جاپانی قوت کا اندازہ لگا لیا تھا اسلئے پہلے اوسی نے اسے کا نمبر لیا کہ کہیں ایسا نہ ہو روس سے فرصت پا کر جاپان ہمارے ممالک محروسہ کیطرف دست آز دراز کرے۔ علاوہ ازیں اوسے اپنا بنا لینے میں یہ فائدہ ہوگا کہ ہمارے مقبوضات ایشیا کی پوری حفاظت ہو جائیگی اور روس کے پنجہ جورانت میں اوسے کوئی گزند نہیں پہنچ سکیگا۔ اختتام جنگ پر اور دول یورپ بھی جاپان کی قوت سے مطلع ہوئے اور ہر طاقت اس سے دوستانہ پیدا کرنے کی آرزومند ہے۔ شاہ جاپان نے بھی اس موقع کو غنیمت جانکر ایک شہزادہ کو سفر یورپ کیلئے روانہ کیا اگر جنگ روس و جاپان سے ایکسال قبل یہی شہزادہ یورپ جاتا تو کوئی یہ بھی نہیں پوچھتا کہ کس کھیت کی مولی ہو مگر اب اسکی وہ آؤ بھگت ہو رہی ہے کہ کسی زبردست سلطنت کے شہنشاہ کی بھی نہ ہوگی یونیورسٹی والے بھی شہزادہ کے سر فضیلت کی پگڑیاں باندھ رہے ہیں آکسفورڈ یونیورسٹی نے ڈی سی ایل اور کیمبرج یونیورسٹی

اب آنکھ کھل رہی ہے

بیوقوف ہندوستانی اتنا نہیں سمجھتے کہ ہم پر اب دہرا ہی کیا ہے جو گورنمنٹ کی مخالفت سے اپنا کچھ بنا سکیں یا گورنمنٹ کا کچھ بگاڑ سکیں۔ ایک مدت کی غلامی نے ہماری ہمتوں کو پست کر دیا ہے ہماری آتش حمیت کو سرد کر دیا اور ہماری اگلی شجاعت کو مٹی میں ملا دیا ہے اب تو ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ گورنمنٹ اپنی عنایت سے ہمیں امن و امان سے زندگی بسر کرنے دے تو اوسکا شکریہ ادا کریں۔ پنجاب اور بنگالہ والوں نے جتنی علم میں ترقی کی اوتنی ہی اون کے دماغ بھی بہکے اور وہ خود کو کچھ سمجھنے لگے گورنمنٹ کی ہر کارروائی پر سخت نکتہ چینی ہونے لگی اور معاملہ یہاں تک بڑھا کہ بار بار مریں بغاوت سے بھی باز نہ آئے۔ گورنمنٹ اونکی حماقت پر پہلے تو ہنستی رہی اور جب دیکھا کہ ذرا سی گوشمالی کردینی چاہیے تو دو چار کو پکڑ کر قید کر دیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ سبکو سانپ سونگھ گیا ساری شجاعت و حمیت اور قانون دانی کی قوت ناک کے رستے جھڑ گئی اتنا نہ سمجھے کہ وضع قوانین کی کل تو گورنمنٹ ہی کے ہاتھ میں ہے جب چاہے ایک نیا قانون بنا کر ہمیں اوسکے شکنجہ میں دبا سکتی ہے ان دو چار کو گورنمنٹ نے جو قید کیا تو دوسرے مقامات والوں کی آنکھیں کھل گئیں وہ ڈرے کہ گیہوں کے ساتھ کہیں گھن بھی نہ پس جائے۔ گو اب تک ہم چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن اگر گورنمنٹ نے نظر شبہ سے دیکھ لیا تو مشکل ہو جائیگی اسلئے مناسب ہے کہ پہلے ہی پیشبندی کر دیجائے۔ چنانچہ ملتان میں چند مسلمانوں نے ایک جلسہ منعقد کرکے ظاہر کر دیا کہ ہمیں ان باغیوں سے کوئی تعلق نہیں جنہوں نے سرزمین ہند کو آجکل خطرناک بنا رکھا ہے ہم گورنمنٹ کے

وفادار مسلمان اور باغی ہندو

جس طرح اس مثل کی صداقت مین کوئی کلام نہین کہ روشنی طبع تو برمن بلا شدی اسی طرح اسکا خلاف بھی بالکل سچا ہے مسلمانون پر عام طور پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ زمانہ کی ترقی نے ان کے غافل دلون پر کوئی اثر نہین کیا۔ جہالت کی مستی سے یہ ہوشیار نہین ہوتے اور دوسری قومین بڑی عشرت کے ساتھ ترقی کی منازل طے کر رہی ہین۔ اوسکی وجہ صرف یہی ہے کہ دوسری قومون نے علوم جدیدہ سے فائدہ اوٹھایا اور اسکے ذریعہ پر سوشیل و پولٹیکل معاملات مین دخل اندازی کے قابل ہو گئے۔ اپنے برے بھلے کی اونہین تمیز ہو گئی۔ گورنمنٹ کے بیجا تشددات کے دور کرنے کی اون مین صلاحیت پیدا ہو گئی۔ گورنمنٹ سے اپنے حقوق طلب کرنے کی زبان انکے منہ مین پیدا ہو گئی۔ اعلیٰ تعلیم کے باعث سرکاری جگہ جات مین عہدے حاصل کرکے گورنمنٹ کی نظرون مین رسوخ پیدا کیا۔ حکومت کے زور سے اپنی قومون کو فائدہ پہنچایا اور مخالف قومون کو ذلیل کیا جہان دیکھئے یہی اعلیٰ عہدون پر پہنچے ہوئے ہین اور ہر جگہ مسلمانون کو انسے دب کر رہنا پڑتا ہے ان کے ہاتھون سے مسلمان ہر قسم کی سختیان جھیلتے ہین گورنمنٹ کی نظرون مین ذلیل ہو گئے ہین اپنے حقوق کی حفاظت نہین کر سکتے۔ سب کچھ ہے مگر انکی آنکھین نہین کھلتین۔ اور خواب غفلت سے نہین چونکتے۔ چونکہ مسلمانون پر یہ الزامات بالکل سچے تھے اسلئے تعلیم یافتہ حضرات کو اپنی ......

قوم کی حالت پر افسوس

کرکے دشمنون کے ان طعنون کو خوشی کے ساتھ زہر کے گھونٹ کی طرح پی لینا پڑتا تھا مگر اب معاملہ کا رنگ کچھ ایسا بدل گیا ہے کہ گورنمنٹ کی نظرون مین جن اقوام نے اعلیٰ درجہ کی عزت حاصل کی تھی وہ بہت حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین اسکی کیا وجہ۔ صرف یہی کہ روشنی طبع تو برمن بلا شدی ان قومون نے علم حاصل کرکے اور سرکاری عہدون پر ممتاز ہو کر سرکاری مشین کی ہر کل پرزے سے واقفیت حاصل کی تو اونکی آنکھ کھل گئی کہ یہ سارے مشین تو ہمارے ہی ہاتھون سے چل رہی ہے ہمین اسمین کوئلہ ڈالتے ہین ہمارے ہی ہاتھون سے اسکی کل چلائی جاتی ہے۔ اور اب تو ہم اسکی انجنیری کے قابل ہو چکے۔ پھر اسکی کیا وجہ کہ اسکا فائدہ ہم سے زیادہ وہ اوٹھائین جنکا کام سوائے بیرونی دیکھ بھال کے اور کوئی نہین جو عقل و فہم مین ہمپر کوئی فوقیت نہین رکھتے۔ اس عقل کے بے محل استعمال کے لیئے جس علم کی ضرورت تھی وہ ہمین بھی حاصل ہو گیا غرض کہ ان خیالات سے اون کے دماغ بہک گئے۔ اور وہ گورنمنٹ کو جابر و ظالم تصور کرکے عنان حکومت اونکے ہاتھون سے چھیننے کی کوشش کرنے لگین۔ ایک قوم ہے مسلمان۔ اونمین یہ مادہ ہی نہ تھا کہ کچھ بھی ہاتھ پیر ہلاتے اون کے لئے تو یہی غنیمت تھا کہ موجودہ گورنمنٹ کی انصاف پروری سے جسقدر مستفید ہو سکین ہو لین اور قعر

ساری رعایا بدل

ہو رہی ہے۔ اور اب تک جس امن وامان کے ساتھ ہمنے سلطنت کی تھی وہ معرض خطر مین ہے ایسی حالت مین اون لوگون کی دلدہی کرنی چاہیئے جن مین ہماری چالون سے واقف ہونے کی صلاحیت ہی نہین ہے مسلمانون کی جہالت اور کند ذہنی نے یہان بڑا کام دیا۔ گورنمنٹ اب انہین بہت ہی محبت کی نظر سے دیکھ رہی ہے۔ اور اب یہ بھی خوشی کے مارے پھول رہے ہین اور اپنی وفاداری کے اظہار مین اور زور لگا رہے ہین۔ چنانچہ متفرق مقامات کے مسلمانون نے جلسے منعقد کرکے ریزولیوشن پاس کئے کہ ہندوستان مین آجکل گورنمنٹ کے خلاف جو شورش پھیلی ہوئی ہے۔ اوس سے ہمین کوئی لگاؤ نہین۔ بلکہ ہم اوس کے سخت مخالف ہین۔ اور ہمین چاہیئے کہ حتی الامکان ایسی مصیبت کے وقت گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائین اور اپنے لوگون کو باغیون سے علٰحدہ رہنے کی ہدایت کرین۔ علی گڈھ والون کا تو دین و ایمان ہی گورنمنٹ کی خوشامد ہے اونہون نے بھی اس قسم کا ایک جلسہ کیا تھا پٹنہ والے بیچارے اتنی مصلحت نہین رکھتے کہ اس قسم کے جلسے کرینگے مگر مسٹر رفیع الدین احمد بیرسٹر جو چھے ہی کے ہین۔ اور جن مین جلسون کے انعقاد کا خاص ملکہ ہے اونکی کوشش سے وہان بھی ایسا جلسہ ہوا۔ اسمین شک نہین کہ وفاداری اور احسان شناسی کا جو مادہ خدا نے مسلمانون مین ودیعت فرمایا ہے اور کسی قوم مین نہین۔

گورنمنٹی بائیکاٹ

بائیکاٹ کا مطلب کسی سے قطع تعلق کرنا یا اور آسان الفاظ میں کسی کا حقہ پانی بند کرنا ہے۔ بنگالی بہاشاؤن نے تقسیم بنگال پر بہت بگڑ کو دہمچائی۔ زبان اور قلم سے بہت کچھ کوسا مگر جب دیکھا کہ اس طوفان بیلے تمیزی سے گورنمنٹ کے کان پر جون نہیں رینگتی تو انہون نے سوچا کہ انگریزی اسباب کو بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ یہ مسلّم بات ہے کہ انگریزون کو سلطنت سے اتنی آمد نہیں ہوتی جتنی کہ مختلف تجارتون سے ہوتی ہے۔ بنگالی بابوؤن نے سوچی تو دور کی تہی مگر سارے ہندوستان کو کسطرح اپنے فریب دام مین لا سکتے تہے پہر بہی جہان تک ہو سکا اونہون نے انگریزی اسباب کے بائیکاٹ کرنے مین کسر تک لگا نہین رکہا۔ اپنی شورشش جا بجا سے کی زبان ہندوستان مین پہیلانی شروع کی۔ وحشت مآب ہندوستانیون کو تو بہوتی بس بات بعض لالی پو جہگڑ لگے ہان مین ہان ملانے۔ اور انہون نے بہی بدیسی اسباب سے نفرت ظاہر کی۔ دیسی اشیا کی حمایت بڑی عمدہ اور مفید بات تہی مگر بیوقوفون کی حماقتون نے ایک عمدہ مفرح شربت کو تلخ اور مسموم بنا دیا۔ ولایتی چیزون سے نفرت۔ اون کے استعمال نکرنے کے وعظ اور داعظانے عمل خود انگریزی جوتون سے لدے ہوئے دیسی اشیاء بنانے اونکو عمدہ اور ارزان کرنے کی کوئی تدبیر نہین۔ بہلا صرف خالی کاغذ کی ناؤ کبتک چل سکتی ہے حضرات نہو دینے جب دیکھا کہ اس تدبیر سے بہی کام نکلتا نظر نہین

بنگالیون کی گاوزوریان

نہ ایسی فتنہ انگیز تہین نہ ایسی حد اعتدال سے متجاوز تہین کہ انگریز بہادرون کے کان کہڑے ہوتے مگر اونکا اثر بہی بہتے ہوئے پنجاب تک پہنچا۔ مسل ہے کہ نئی جہاڑو کوڑا بہت جہاڑتی ہے۔ پنجابیون نے دو ہاتہہ اونچے طوفان کیا۔ پنجاب کوئی بنگالہ تو نہ تہا صرف زبانی جمع خرچ سے کام لیتا۔ اونہون نے تو زبان کے ساتہہ ہاتہہ پاؤن بہی نکالے۔ گورنمنٹ نے دیکہا کہ اب انکو دماغ میں کیڑے بہت کلبلانے لگے ہین۔ ذرا سی ہوتی ضرور دینی چاہیئے اور گورنمنٹ کی تو عادت ہے کہ ہر اچہی بری بات مین تعلیم و تادیب کا پہلو ضرور نکالتی ہے۔ اوسنے کہا کہ یہ مخرب بہت بڑے بائیکاٹ بائیکاٹ کی چیخ پکار لگا رہے ہین ذرا انکو دکہا دینا چاہیئے کہ بائیکاٹ کسکو کہتے ہین اوسنے پنجاب کے عمدہ اسباب یعنی چوٹی کے فتنہ انگیزون کو بائیکاٹ کرنیکی ٹہرائی۔ لالہ لاجپت رائی کا بائیکاٹ تو ہو گیا۔ وہ برہما کی قلعہ مین پہنچ گئے ہین۔ رنگون مین لوگون نے انکو دیکہا بالکل ہی مضمحل شکستہ خاطر ہوش و حواس باختہ۔ انکی دُم فتنہ خدشہ تہا کہ وہان کے دیسی انکا استقبال کرینگے اور حتی الامکان اونکی اوبہگت کرینگے مگر کوئی پہٹکا تک نہین۔ جن لوگون نے لالہ لاجپت رائے کو موقت پالس پر چڑہایا تہا اب اُن ملکون مین گو پانیل جی تہا کہ وہ اندیش لاجپت رائے یہ سوچا کہ کس سے مقابلہ کرنا ہون اور کسکے کہنے سے اپنی جان جوکہون مین ڈالتا ہون رہا پنجاب کا دوسرا ہنڈل جسکو گورنمنٹ بائیکاٹ کیا چاہتی ہے یعنی اجیت سنگہ جو روپوش ہے یا تو گورنمنٹ کے مقابلہ مین خم ٹھونک رہا تہا اور جب گورنمنٹ

ایک اڈیٹر کو دو سال کی قید سخت

اُخبار اخبار ہند سوراج کے اڈیٹر جہگن لال للو بہائی کو دو سال کی قید با مشقت کی سزا ہوئی ہے۔ یہ جہگن لال ایک نو عمر ناتجربہ کار بنیا ہے۔ وہی گزدری مین ٹراپن مارکہانے کی تمنائی شامت جو آئی تو اخبار نکال بیٹہے اور اوس مین لگے بے وقت کی شہنائی بجانے۔ سرکاری اور پبلک ڈرانسلیٹر نے گورنمنٹ کو اپنے بہونڈے غرور پر متوجہ کیا۔ مقدمہ ہوا۔ چونکہ سر منڈاتے ہی اولے پڑے تہے۔ گورنمنٹ نے پہلے قصور پر چشم پوشی کی۔ اور نیک چلنی کی ضمانت لیکر چہوڑ دیا کہ یہ دوسری خطا در گذر ہوگی۔ اب ذرا سمجہہ بوجہکر لکہنا۔ اکتوبر مین لالہ جی ضمانت پر چہوٹے۔ اور فروری مین پہر وہی بیسُری راگنی لگا بیٹے کہ ہمارا پہلا مضمون قابل گرفت تہا۔ اوسکا تو یہ مطلب تہا۔ اور ساتہہ ہی ساتہہ اوپر بہی نمک مرچ لگا کر مضمون کو اور بہی چٹ پٹا کر دیا۔ سید شمس الدین صاحب قادری کی تیز نگاہون سے کمبخت یہ بیہودہ بکواس بچ سکتی تہی۔ انہون نے جٹ رپورٹ کر دی کہ بنیا پہر کلیل کرنے لگا ہے۔ اسکی خبر لینی چاہیئے۔ گورنمنٹی کارپردازون نے دہر دبوچا تو لالہ جی لگے ہین مین کرنے۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی پیشی مین مقدمہ تہا جنہون نے لالہ جی کو ضمانت لیکر چہوڑ دیا تہا۔ اب للو بہائی کی طوطی چشمی کچہہ کام نہ آئی۔ مجسٹریٹ نے دونون مضمونون کو گورنمنٹ کے خلاف پایا۔ اور ہر مضمون کی قدر دانی کے لحاظ سے ایک ایک سال کی قید با مشقت کا حکم سنا دیا۔ ہم لالہ جی کو بہی مبارکباد دیتے ہین کہ وہ شہرت اور ناموری

معرکہ آرائی

بارہ وفات کی روٹیاں

مسٹر پنچ بہادر۔ آداب تسلیم کورنش۔ بادام گولی
ٹوپی گولی بارود چھرا بندوق میں بھر بھر کر یہ
چھوڑتے ہیں سد ہڑ۔ دہڑ۔ دہڑ کہئے مزاج شریف
کے گوشہ میں کچھ گڑبڑی تو نہیں اور ہو تو ہوا کرے
اینجانب تو کسی کی جھاڑ پھونک سنتے نہیں۔ اپنی
بک سے مطلب۔ اپنی رٹ سے کام۔ وہ تو کوئی
ہیں ہی نہیں جنکے ماں نہ باپ کلنک۔ جنکے
بچہ رنگ برنگ۔ پھر تو کسیکا ذکر کریں۔ کسیکی
داستان سنائیں۔ کسیکا افسانہ کہیں کہ وہ بھی
سنکر دیوانہ یا کم سے کم مستانہ ہو جائے۔ کسکی
اونچی۔ جنگلی الف بے حوا۔ ماں چیل باپ کوا ہے
یا یوں کہو کہ ماں اندھی باپ کوڑھی۔ اللہ نے کیا
خوب ملائی جوڑی۔ سوتا سنسار۔ جاگتا پاک
پروردگار۔ ہم سبحان اللہ۔ کہانی ایسی جھوٹی
بات ایسی سچی۔ کہنے والا جھوٹا سننے والا سچا
کسی زمانہ میں یعنے بابا آدم کے پہلے کسی
شہر میں ایک صاحب رہتے تھے جنکے سامنے لوگ
میں نوشیروان بھی بغلیں جھانکا کرتا تھا۔ اور
حاتم کی سخاوت کا تو کوئی تذکرہ ہی نہیں۔ وہ
کیا کرتے تھے۔ اوٹھتے تھے بیٹھتے تھے۔ جگتے تھے
کہاتے تھے۔ آخر بارہ وفات کا زمانہ آیا۔ سوچا
سمجھا کہ ہمارے باپ دادا۔ لکڑ دادا۔ وغیرہ
وغیرہ تو اس زمانہ میں روٹیاں تقسیم کرتے
تھے کہ فرشتے بھی خوشبو سے چونک پڑتے
تھے۔ اور شیر شاہ کی روح بھی قبر میں چھپ
جاتی تھی۔ اسلئے اونکا نام اونکے معزز
تو مشرق سے مغرب تک مشہور تھا۔ ہم
اوسکے ایک دم خلاف کریں۔ آخر دلمیں یہ ٹھانی
کہ ایسی روٹیاں پکائی جائیں کہ شیطان بھی
نفرت کرے۔ اور ایسی دال ہو کہ دیکھ کر بغور نظر
لگا کر اگر کوئی جھانکے تو ایک دانہ دال کا
نہ نظر پڑے۔ پھر ہمارا نام بھی ہوگا ع

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

یہی سوچ سمجھکر میاں گبرو تین دن کی رنڈے
نے پبلک کے روپیہ کو اپنے باپ دادا کی
کمائی سمجھکر لگے روٹیاں تقسیم کرنے۔ اپڑی
کہیڑی۔ روٹیاں معلوم ہوں کہ شریفہ کے
اوپر کا حصہ ہیں۔ اور دال حکیم جی کا قارورہ۔
سچ ہے اپنا زمانہ کوئی یاد بھی رکھتا ہے
کوئی پوچھے تو سہی کہ ان کے باوا آدم نے
بھی کبھی ایسا کیا تھا۔ توبہ توبہ شیطان سے
شیطان۔ لاحول پڑھو۔ دور دور مردود
تو نے بڑا پریشان کیا۔

راقم

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بقلم بیدھڑک شہرامی

خواب ہستی کا ترانہ۔ اینجانب کا فسانہ

پیارے پنچ۔ آج اینجانب بستر علالت نہیں
بستر راحت پر آرام فرما رہے تھے یکایک دلمیں
خیال آیا کہ کوہ و دشت بحر و بر کی تو دل
بھر کے سیر کی لیکن اب عالم بالا کی کائنات
بھی ملاحظہ کرنی چاہیئے۔ معا یہ خیال کرتے ہی
نسیم سحری پنکھا جھلنے لگی اور اینجانب کی
آنکھیں بند ہوگئیں۔ پھر کیا تھا آناً فاناً میں
خیال کے گھوڑے پر سوار ہو کر پریوں کے ملک
عجائب گھر میں پہنچا۔ وہاں سے غبارے میں
سوار ہو کر سیدھا عالم بالا کی جانب روانہ ہوا۔
ابھی تین چار فرسخ راہ طے کی تھی کہ جنون کی
عینک سے حوران بہشتی نظر آنے لگیں ایک حور
کی صورت دیکھتے ہی لٹو ہو گیا۔ چاہا کہ غبارے
کو ایکدم اوس تک پہنچاؤں کہ اتنے میں اونکے
اشارہ سے منع کیا کہ یا حضرت عزرائیل کے پروانہ
راہداری کے یہاں تک پہنچنا محال ہے لیکن مجھے
ایسے اس کہنے کا مطلق خیال نہیں کیا اور غبارہ
کے پیچ کو گھمایا۔ غبارے کی کل کا گھومنا تھا کہ ایک
فرشتے نے اس زور سے لات ماری کہ غبارہ
پاش پاش ہو گیا۔ اور میں لڑھکتا پڑھکتا زمین
کی طرف چلا۔ خوف کے مارے آنکھیں بند کر لیں
پھر جو آنکھ کھلی۔ اپنے کو کھیت باڑی کے
ناکے پر صحیح سلامت کھڑا ہوا پایا۔ سامنے جو
نگاہ کی تو دیکھا انجمن ضیاء الاسلام کے ہال
میں ایک نوجوان لکچر دے رہا ہے اور
اپنی موثر تقریر سے قوم کے سنگدل افراد کو
موم کرنا چاہتا ہے لیکن سنگدل قوم ذرا
پسیجتی تک نہیں۔ اپنا تو تمام پاجامہ تر ہو گیا
خیر خدا خدا کر کے اسپیچ ختم ہوئی اور اینجانب
نے دم دبا کر گھر کا رخ کیا۔ ابھی چند ہی قدم
راہ طے کی تھی کہ نیو الفریڈ تھیٹر کمپنی کے دروازے
پر ایک منظر پایا دیکھا۔ چاروں طرف سے یہ
صدا آتی تھی۔ چار آنہ کا ٹکٹ آٹھ آنہ کو۔ آٹھ
آنہ کا ایک روپیہ کو۔ ایک روپیہ کا دو روپیہ
کو غرض ہر درجہ کا ٹکٹ دگنی قیمت پر فروخت
کر رہا تھا اور ہمارے مسلمان بھائی دھکے
کھا کھا کر اور کثیر خرچ کر کے دونوں ہاتھوں
سے اس ثواب کو لوٹ رہے تھے لیکن حضرات
ریشا بیل قوم نے حسرت سے اس ثواب کو حسرت کے

ٹکٹ خرید لئے تھے۔ اور اب ثواب کی کنجی حضرت بوا ہر کے ہاتھ مین تھی۔ جو کوئی مسلمان کافی قیمت ادا کرتا تھا۔ اوسکو ٹکٹ دیا جاتا تھا۔ اسطرح سے بہت سے مسلمان کافی قیمت نہ ہونے کی وجہ سے اس ثواب سے محروم رہگئے یہ دیکھکر ایجانب سے صبر نہ ہو سکا۔ ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ اس بیچارے نے کہا معاملہ وغیرہ کچھ نہین ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ ابھی تم نے جس نوجوان کو انجمن ضیاء الاسلام مین مسلمانون کو خواب غفلت سے بیدار کرنے پر کمربستہ دیکھا تھا انکا اسم مبارک حشر ہے۔ اور انہی کا یہ حشر برپا کیا ہوا ہے انہون نے یہ خیال تماشہ اس غرض سے تجویز کیا ہے کہ جو مسلمان انجمن ضیاء الاسلام مین کسی وجہ سے آنیسے معذور تھے یا جنپر اسپیچ کا اثر کم ہوا ہو۔ یہان خواب ہستی مین اسکی کسر پوری ہو جائیگی۔ اس تماشے مین ہمارے کیدڑ نہ تہ لیڈر نے اپنے تمام مغز کو اوٹ کر بھر دیا ہے۔ یہ سنکر ایجانب کو بیساختہ ہنسی آئی اور یہ مناسب نہ خیال کیا کہ اپنی پنچایت کے سرپنچ کو ایسی نیک تجویز سے خبردار نہ کیا جائے۔ اچھا مولانا رخصت ہوتا ہون۔ یہ بیرونی کیفیت ہے آئندہ پھر کبھی اندرونی کیفیت سے اطلاع دونگا۔

راف ـــــــــ سما

واعظان کین جلوه بر محراب و منبر می کنند
چون بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند

بقلم

غ ۔ ن

از بمئی گوٹ ۔ سیمئی

ٹیکس مین کپڑے اُتار دو

ڈیڑھ پنچ ۔ سوا پنچ ۔ ساڑہے پنچ ۔ تین پنچ ۔ پون پنچ پانچ پنچ والے پنچین پنچایتا آگے آئے ہین ہین یہ کیا ہے۔ یہ پنچون کے کیسے ڈہیر لگا لئے۔ اجی حضرت آپکو اپنے ڈہیرون کی پڑی ہوئی ہے۔ یہان اپنے کپڑون کی پڑی ہے۔ ارے بھئی کپڑون کو کیا ہوا لگ گیا۔ نہین تو۔ پھر کیا۔ بھئی تمہاری عقل بھی کیسی بسلنے چیز ہے گر موٹی ہے نہ سمجھانے سمجھتی ہے نہ سلجھانے سلجھتی ہے کچھ کہو تو پھر آخر کپڑون کے پیچھے کون پڑا ہے۔ واللہ کیا جانتے ہو۔ ارے میان جہی ایک چھوٹی سی موٹی سی ننھی سی جان وبال بلکہ کپڑون تک کے پیچھے ہاتھ دھوکے پڑ گئی ہے۔ یار کیا کوئی رنڈی پیچھے پڑ گئی ہے لاحول ولا قوۃ۔ رنڈی کی دم مین جہبور کا تعا اچھا پھر کون۔ یار وہی پرانی ڈھنڈو میونسپل کمیٹی۔ کیون کیا ہوا۔ کپڑے اُتار لئے۔ ابھی تو نہین اُتارے مین مگر اب ایکٹ ان اپاس ہونے والا ہے کہ مالکان جائداد تو میونسپل کمیٹی کے کرایہ دار ہو جائینگے جب ہی وہ ٹیکس سے باز نہ آئیگی۔ پھر ہمارے پاس کیا رہجائیگا۔ کمیٹی کہیگی ٹیکس مین کپڑے اُتار دو یہی کہینگے کہ دعویٰ کرکے بذریعہ ڈگری کپڑے اوتروالو۔ بڑی خرابی تو یہ ہے کہ میونسپلٹی دعویٰ بڑی جلدی جیت لیتی ہے اجی یہان تو ازار بند کھولتے ہی رہجائینگے وہان کمیٹی کپڑے اوتروانے کی ڈگری حاصل کریگی۔ مجبوری کپڑے اُتروا لے پڑینگے۔ بہیا پنچ اب جیسے ہماری ایسی حالت کی زندگانی گورنمنٹ کو خبر ہی نہین ہے جب کپڑے ہی اوترجائینگے تو بقول شخصے پھر کام ننگا ننگا

مجبوری کمیٹی سے ہی کہنا پڑیگا کہ جو کچھ ہمارا لیا ہوا ہے وہ یہین ہاتھ سے اوپر رکھدو۔ ورنہ ہمارا سے رفو چکر ہو جاؤ۔ بہرحال کمیٹی سے پوچھینگے کہ کیون پھر یہی کہینگے کہ اول ٹیکس لگایا پھر دوگنا ٹیکس ہونے کی خبر ہوئی۔ تہ بازاری بھی کردی۔ دوکانداروں کے تخت کا کرایہ دو چند کرلیا۔ کہا رفتہ رفتہ سب کے مالک بن بیٹھے۔

اب ہم مین بالکل سماعت نہین رہی ع
کیا کہون کس سے کہون کون سنے ہے میری

ارے میان ذراسی بات تھی دس پانچ کو اکٹھا کر کمیٹی کو سمجھا دیا ہوتا تمنے اتنے سارے پنچ کٹہا لئے کر مجھے بھی گھبرا دیا۔ مین سمجھا کہین چوہے دان مین بھی پھنس گئی۔ اجی توبہ جناب کمیٹی تو اگر مر کر بھی زندہ ہو یا کسی دوسرے جنم مین بدلا لے تو سمجھے اور ٹیکس کا کلمہ نہ چھوڑے۔ حضرت عزرائیل کو دیکھئے کسقدر محنت مین مشغول ہین انکا بھی ایک نہ ایک دن وظیفہ ہو نیوالا ہے اور لوگون کی یہ کیفیت ہے کہ مرے چلے جاتے ہین لوگون نے کچھ ایسی ہتھیلی پر جان رکھ چھوڑی ہے کہ ذراسی دیر مین وارے پار ہو جاتے ہین۔ ہم بھی اس راہ مین ہین۔ کوئی دن تو ایسا بھی ہو کہ حضرت عزرائیل کمیٹی کی ادھیڑ بن لارڈ کرزن کے واسطے تو طیار ہین مگر حکم سے لاچار ہین۔ خیر نہین اس سے کیا بحث ہے چلا جائیگا ع

تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

خیال صرف یہ ہے کہ اپنی سرگذشت کس سے کہین۔ کوئی پرسان حال نہین۔ وہ کمیائے ایک ڈھلتا آفتاب (جناب سید حیدر رضا صاحب) انپر خدا رحم کرے۔ خوف معلوم ہوتا ہے روزانہ زور شور سے جلسے کرتے ہین۔ (باقی)

جوشش یون ہی لگائے دیتے ہیں مگر وہ ہمارے
دل و جگر کا ایکہی آفتاب بہ صفت موصوف ہے
ایسا نہو کہ خدا نخواستہ آفتاب کو گھن لگجائے
چشم بد دور - اور پھر اسکو بھی خیرات کرنی پڑے
گم کیا ہے - خیرات میں جان و مال دینے کو مستعد
ہیں - ثواب میں شریک ہونگے - اب ہم رعایت
ادب سے اپنی مہربان جان و دل قربان ڈسٹرکٹ و لوکل
گورنمنٹ کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ
کی حالت پر غور کرے اور کمیٹی کو حتی الامکان سمجھائے
جب بھی اگر کمیٹی نمانے تو تھوڑی سی دیر کے
لیے گورنمنٹ ہماری طرف سے ہو کر کمیٹی سے صاف
کہدے کہ بس ایسی کمیٹی ایسے سکریٹری ایسی
ممبری کو بالائے طاق رکھو - تم نے ہماری رعیت
کو خوشحالی کو اپنے مزے اپنے عیش اپنے آرام اپنی عزت
کی خاطر اپنی نیکنامی کی خاطر تباہ کر دیا - اب یہ
غریب لوگ اپنے آپ محلوں کی صفائی وغیرہ
کر لینگے تمہاری فرمانبرداری کے قابل نہیں ہے

خدا کرے ایسا ہی ہو - آمین ثم آمین -

راقم فضل حسین - سید ساداہ سنی مسلمان آپکا
نامہ نگار جیلا دروازہ دہلی

میونسپلٹی ربانپور سجان اللہ نور علی نور

از آنرڈ دھرم

ہائیں یا وحشت خیز - چلتے چلاتے یہ فلانچ کیسی
لاحول ولا قوۃ - فلانچ ہے کہ گر پڑا - تو ماں پوچھ تو
بیا ہوتا ہے - کہنہ کر کے ردی بڑا ٹھہ صاف کیا -
استاد ہو بڑے کائیاں - اماں ہم سمجھے وہ
نتیں دلی سوجھی ہے - او یہاں ان مارے جوتے کے
دم فنا ہو رہا ہے - کسیکا گھر جلے اور کوئی تاپے
خدا کی قسم جب تو ایسا معلوم ہوا کہ کسی جنا دریا
نے ڈبو لیا - جی میں آئی کہ کہدوں ہائیں ہیا ذرا
بڑھکے - اربس جو چیخ سنبھالو ورنہ در لگا تیر یہ قفا
سے - گرتے گرتے بچ گئے - بس آنکھیں تو کھولی ہیں
ابھی آنکھیں کیا کھولیں - خاک دھول نکالی کے
پھول - ماشاء اللہ سے دیکھنا میونسپلٹی کی چراغ
کیسے روشن ہیں - بمصداق نور برس رہا ہے
خدا جھوٹ نہ بلوائے - بخیل خان کے دادا کے
بھتیجے کے پوتے کے بیٹے کے ہان کا ٹمٹماتا ہوا
چراغ اس سے زیادہ روشن ہوگا - اور حضرت
اسی پر کیا منحصر ہے - کسی روز نہا دھوکے ذرا
دلکو نکلے تو سہی - پانچ ہی منٹ میں بستی نظف
کبوتر کا بھٹ نہ بنجائے تو میونسپلٹی کا ذمہ -
اجی غضب خدا کا - دن دہاڑے چوک میں بگولے
اٹھتے ہیں - ایمان کی بات تو یہ ہے کہ ہرا نیو
سفید پوشوں کے بہنے کی جگہ نہیں - اور تو اور
ہم پولیس کا خدا ہی حافظ - توبہ توبہ ایسی ناکتی
سے بنائی گئی ہے کہ خدا کی پناہ - میونسپلٹی مستر
عورت تو جانتی ہی نہیں کہ کس چڑیا کا نام ہے
اور بات کچھ نہیں - موجودہ ہم پولیس کے خارز
میں ایک ایک دروازہ بڑھا دے - خاصہ ستر کا
ہو جائیگا - مگر یہاں کس کھیڑے کو ہے - مردہ
بہشت میں جائے یا دوزخ میں - انہیں تو اپنے
حلوے مانڈے سے مطلب - اخاہ - خوب
اب ہم سمجھے - میونسپلٹی بھی بڑی دنیا ساز ہے
دیکھا کر سلطنت تو دو ہی ثالث ثلثہ پر مٹی ہوئی
ہے جو تم واقعی ثالث ثلثہ کو مشاہدہ کرنکے
توجہات باطلہ کو صلیب تثلیث کی ہیئت پہ مادہ
چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار - گر فہرس
کو زمانہ کی تہذیب نے بگڑی تصویر دکھا کر سخ ثانی
کو باطل کر دیا - ہاں اگر یورپ میں تہذیب کے دلدادہ
حضرات کی جماعت بھی کچھ تھوڑی سی بنت ہوتی تو
یار لوگ بے رنگ جمائے کرتے کتے - اور اب بھی چوپچ جمیا ہوئی
پھر گرد و غبار جھالا ہوتا ہو تو کیا عجب - لہذا ہم میونسپلٹی
کو نہایت زور و شور کے ساتھ متوجہ کرتے ہیں کہ شہر کی
روشنی اور صفائی کے متعلق چستی و چالاکی کو کام میں
لائے ساکن دیکھا گیا کہ شہر کے بڑے بڑے ستونوں اور لیمپوں
میں غلیظ پڑا رہتا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں بعض
بعض موقعوں پر زاغ کے پرچہ اوڑنے لگتے ہیں - بنابریں
میونسپلٹی کا پہلا فرض ہے کہ رعایا کی صحت کا سب سے
پہلے خیال رکھے - بالفعل محض بالقوہ اشارہ کافی ہے
پر عمل کیا جاتا ہے آئندہ بر تقدیر سکوت دیکھا جائیگا -

راقم

سنبھالا ہوتے ہی ہم مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

بقلم وہی پرانے والا

جاسوسوں کی رپورٹیں

۲ مئی کو مقام ہونڈا واقع کالیفورنیہ میں ریلوے کا سخت حادثہ ہوا۔ ۱۵ آدمی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے۔

آکسفورڈ کی یونیورسٹی کی چانسلری پر لارڈ کرزن کی تقرری ہوئی۔ اور ڈاکٹر آف لاز کا معزز خطاب دیا گیا۔

بلغاریہ کے بیکس درماندہ اشخاص پناہ گزین ہونے کے لئے یونان میں داخل ہو رہے ہیں ایک ۱۵ ہزار کے قریب یونان پہنچ گئے ہیں۔

۳ مئی کو ۱۰۰ اشخاص جو دیلارو دیگا واقع میکسیکو کی تانبے کی کان میں ملازم تھے دب گئے صرف ۱۰ آدمی سلامت بچے۔

ارمینیا اور اسٹرومبولی کے کوہ آتش فشان کی بربادی برسر ترقی ہے۔ قرب و جوار کے باشندے فرار ہو رہے ہیں۔

ملکۂ انگلستان اور ملکۂ ہسپانیہ ہفتۂ گذشتہ سے یونان میں مقیم ہیں۔ وہاں پر طلباء کی ورزش جسمانی کا معائنہ فرمائیں گی۔

جاپانی جنرل کیروکی واشنگٹن سے سیاٹل کو روانہ ہو گئے۔

۵ مئی کو انڈین نیشنل کانگریس کی برٹش کمیٹی کا ایک جلسہ لندن میں منعقد ہوا اوس وقت لالہ لاجپت رائے کو جس قانون کے رو سے گرفتار کیا گیا اسکی سخت تردید کی گئی۔

ولایت میں ۱۰ مئی کو موٹر کار کا سخت حادثہ ہوا جس میں چند انگریزی ناٹک کمپنیوں کے مالک مسٹر [illegible] ہلاک ہو گئے۔

کارنوال میں کانوں کے مزدوروں نے ہڑتال مچا دی۔ حفظ ماتقدم کی غرض سے پریڈ رسالے کے والنٹیروں کو مستعد اور تیار رکھا گیا ہے۔

جبلپور کے مقام دیوا گنج اور باقر گنج میں سے ہندوؤں کی مورتیاں توڑنے کے جرم میں ۲۰ مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔

لالہ لاجپت رائے بذریعہ جہاز کلکتہ سے رنگون اور وہاں سے بذریعہ ٹرین مانڈلے روانہ کر دئے گئے یہاں کے قلعہ میں سیاسی قیدی کے طرح رکھے جائیں گے۔

آگرہ کے اردو اخبار جاسوس کے ایڈیٹر پر بھی انکی تحریر کے مطابق مقدمۂ سڈیشن قائم ہونے والا ہے۔

کارپورل [illegible] کو نوجوان پولیس مین لڑکی کو قتل کی پاداش میں سشن کورٹ کلکتہ نے ۷ سال قید سخت کی سزا دی۔

بمبئی [illegible] مئی کی صبح کو بانہ ہونی (ببی) پر ایک ہندو ٹرام اور چھکڑے کی زد میں آگیا۔ پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ زیر علاج ہے۔

پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر سانڈرسن ایجیبل کو تیز چلاتے تھے پریل روڈ پر [illegible] گر پڑے۔ شدید زخم آئے۔ چونکہ یہ واقعہ عارضی ٹراموے کی رہتے پر ہوا تھا لہذا پولیس کمشنر نے مسٹر سانڈرسن کو ٹراموے کمپنی سے معاوضہ طلب کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

۱۳ مئی کی شب کو ۱۰ بجے کے قریب پیڈر سٹریٹ قلعہ میں مونارٹ پیانو ہاؤس میں آتشزدگی ہو گئی۔ آگ فرو کرنے والے انجن فوراً موقعہ واردات پر پہنچ گئے اور فوراً آگ بجھا دی۔ عمارت کا کچھ نقصان نہیں ہوا صرف پانی پڑنے کی وجہ سے مال خراب ہوا۔ مس ہوجر نامی ایک یورپین عورت اسی مکان کے اوپر رہتی تھی اپنا کل سامان اٹھا رہی تھی ایک قلی اسکے جواہرات کا صندوقچہ لیکر فرار ہو گیا۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

۱۰ مئی کی شام کو ونکر داس مالوکر نامی جو میڈیکل کالج کا طالبعلم ہے برقی ٹرام کی زد میں آگیا تھا اور جسکا پیر ہڈی ٹوٹ جانے کے باعث کاٹ ڈالا گیا تھا ہسپتال میں مر گیا۔

سٹیمر آسٹریلیا جو یہاں کے بندرگاہ میں لنگر انداز ہے اوسکا ایک اٹالین ملازم ڈیک [illegible] کام کرتا ہوا [illegible] میں گر پڑا۔ سخت زخمی ہوا۔ یورپین جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

رستم جی مانک جی مہتا نامی ایک پارسی جو دو تین روز سے گم تھا اور جسکی اطلاع پولیس کو اسکے بھائی نے دی تھی ۱۵ مئی کو [illegible] روڈ پر پولیس کو مل گیا اور اسے اوسکے بھائی کے حوالہ کر دیا گیا۔ اس شخص کو خلل دماغ ہے۔

جہانگیر جمشید جی نامی ایک پارسی جوان پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی اجلاس میں [illegible] ٹکٹ بیچنے کے جرم میں پیش تھا صاحب مجسٹریٹ نے اوسپر ۲ روپیہ جرمانہ کیا۔

ہفتۂ مختتمہ ۱۱ مئی میں ۹۰۳ اموات طاعون سے ہوئیں مختلف امراض سے کل ۴۰۲ موتیں ہوئیں۔

ایک بنگالی نوجوان نے کلکتہ میں خانہ داری کے امورات سے تنگ ہو کر بتر دریا گھاٹ سٹریٹ میں گذشتہ دو شنبہ کو اپنی ساس اور ساس کا خون کرنیکے بعد اپنے خسر اور سوتیلے بھائی اور بڑی ساس کو شدید زخم پہونچائے ۔ ہنوز گرفتار کیا گیا۔

دیوانگنج کے بازاروں میں لوٹ مچ جانے کی بدولت دو لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

ہفتہ گذشتہ میں والنشڈی (حیدرآباد دکن) میں ایک شخص مسمی مخدوم صاحب مٹی کے تیل کی ڈبیا کو لوہے کی گرم سیخ سے کھول رہا تھا اتفاقاً سے تیل میں آگ لگ گئی اور مخدوم صاحب سخت طور پر جل گیا۔ ایک کم عمر لڑکا بھی وہاں موجود تھا اور سکے بھی کپڑوں کو آگ لگ گئی اور وہ بھی شدید طور پر جل گیا۔

سہسرام میں ایک شخص خفیہ طور سے نمک پوسٹ کارڈ وغیرہ فروخت کرتا تھا پولیس کو معلوم ہو گیا گرفتار ہوا۔

ہمارنپور میں ایک بدذات نے اپنی ماں کو منہ کالا کیا۔ (نعوذ باللہ)

دریائے کابل میں ۵ مئی کو ایک گونہ رسم اتفاق سے جھگڑے۔ لفٹنٹ جے میکورن رائل انجینیر فوراً اپنی کشتی سے کود پڑے اور ... گز کے فاصلے پر جا کر اپنے ماتحت کو نکال لائے۔

مراکش پر جو اسپینی جنگی جہازات حملہ کے لئے آئے تھے اب واپس جا رہے ہیں فرانس کے جنگی جہازات ایک ساحل پر ہیں۔

دریائے نیل میں ایک کشتی میں چند برٹش سپاہ سوار تھے یکایک ایک سپاہی نیل کی لہروں میں جا پڑا۔ دو سپاہیوں نے اوسے بچانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے سفر غائب شدہ کی لاش دوسرے دن سطح آب پر دکھلائی دی تھی۔

آستنبول میں ہر ہفتہ ایک دو واقعے کشت و خون کے ہو جاتے ہیں ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حزب والوں کو کوئی بدمعاش فرقہ مخفی طور پر موجود ہے پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔ سنا جاتا ہے کہ بابا ان میں چند نوجوان ترکی افسر محکمہ بحری میں افسر ہائے ترکی میں خدا کرے یہ خبر سچ ہو کیونکہ اس کے دولت عثمانیہ اور جماعت میں اتحاد کے بڑے آثار پیدا ہو گئے۔

اسکندریہ کے اعلیٰ افسر سابا پاشا نے اپنی خرابی صحت اور علالت طبع سے تنگ آ کر عہدہ سے استعفا دیدیا جو منظور ہو گیا۔

یمن کی تازہ خبروں سے واضح ہے کہ صنعا سے ترکی فوج بڑی سرعت سے آ رہی ہے اور یہ فوج سلطانی کمیشن کے ہمراہ رہیگی۔ اگر شورہ پشت قبائل پر وعظ و نصیحت کا اثر نہ ہوا تو بزور شمشیر ان میں درست کیا جائیگا

خدیو کرم نے احمد پاشا اور ابراہیم پاشا ہر دو افسروں کو مرصع نشان عثمانی عطا فرمایا۔ ان دو ترکی افسروں نے مصر کی بڑی جانفشانی سے خدمت کی ہے اور مصر کے سچے وفادار ہیں۔

تھا را کا ایکسٹرا قائم مقام جیت اللہ سے فارغ ہو کر آستانہ میں وارد ہوا اور یہاں سلطانی سرا میں مہمان ہے اس کے ہمراہ چند ترکی لوگ بھی تھے مصر اور بیروت میں ہر تین برا مومن کی اکثر واردات ہوتی رہتی ہیں۔

پھر بادل پھٹا

پھر بادل پھٹا اور ایسی عشرتناک لطافت کی گرم بازاری ہوئی جس نے چشم زدن میں خطرناک اثر سے دنیا بھر کو ہکا بکا کر دیا تھا۔ وہ منظر جو خاک وطن کے مرشدوں کے لئے نہ صرف حیرت افزا بلکہ فرحت افزا تھا۔ وہ سین جو ملکی بہبودی کے شیدائیوں کے لئے بے انتہا مسرت کا موجب ہوا۔ وہ مژدہ جس نے ہندوستان کے دوران تنزل کی تاریخ میں صرف پہلے ہی بار اپنی مسرت انگیز جھلک دکھلائی یہ تھا کہ ہندوستان کے تمام معزز اور مقتدر پیپرز نے مسلسل تجربات اور مشاہدات کے بعد ہماری قابل قدر ایجاد کے تعریفی ریویو کئے تھے اور ایک مشہور امریکن اخبار کے معزز ایڈیٹر نے ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں "ہندوستان کی نئی تحقیقات" کے عنوان سے پرسنل کالم میں ہمارے پیارے وطن کے دن پھرنے کی بشارت دی تھی وہ ہمارے نو ایجاد قابل قدر بال اڑانے کے صابن کی ترکیب اور اجزا پر پھڑک اٹھا تھا اور اسے ہماری ملکی ترقی کا پیش خیمہ سمجھ کر نہایت خوش ہوا تھا +

جس ملک میں بالخصوص ایجاد و صنعت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہو وہاں کے افراد بھلا اس قسم کی قابل قدر ایجاد کو سرسری نظر سے چھوڑ سکتے ہیں؟ نہیں! بلکہ دنوں ہفتوں اور مہینوں تک غور و فکر کر کے اس کی جانچ پڑتال میں اپنے قیمتی وقت کا بہت سا حصہ صرف کرتے ہیں۔ اور جب تک ہر پہلو پر اس کے حسن و قبح پر حاوی نہ ہو لیں مطمئن نہیں ہوتے اسپر روشن تر دلیل یہ ہے کہ تقریباً دو مہینے سے زیادہ کی موشگافی اور متواتر تجربوں کے بعد پھر اسی امریکہ کے مشہور شہر پورٹ لینڈ کے

معزز اخبار "مارننگ اوریگونین" نے

جسے ۷۹ سال سے روزانہ شائع ہونے کی عزت حاصل ہے اپنی ۲۰ نومبر کی اشاعت کے صفحہ ۱۳ پر ہماری حیرت انگیز ایجاد بال اڑانے کے صابن کی نسبت "ہندوستان کی کامیابی" کا ہیڈنگ دیکر جو کچھ اظہار کیا ہے اس کی ہو بہو کاپی ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

Success of Hindustan
A soap has been invented in Depilatory Soap Factory Amrit Sar. We are surprised, hairs are removed without injury to skin. Hindustani peoples are improving very fast. We congratulate Dr. Mohamed Hussain Surgeon for his wonderful discovery.

ترجمہ: "ہندوستان کی کامیابی"
کارخانہ بال اڑانے کا صابون امرتسر میں

ایک صابون ایجاد کیا گیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ چمڑے کو بغیر کسی تکلیف کے بالوں کو اڑا دیتا ہے۔ ہندوستان کے لوگ بہت جلد ترقی کرتے جاتے ہیں۔ ہم ڈاکٹر شیخ محمد حسین سرجن کو اس حیرت انگیز ایجاد پر مبارکباد دیتے ہیں +

کیا ضرورت ہے

کہ ہم مندرجہ بالا عبارت پر کچھ حاشیہ چڑھائیں۔ اس لئے کہ امریکہ جیسے ایجاد و صنعت کے مسلم استاد ملک کے ایک بہترین فرد کی رائے ہماری پاسداری کی محتاج نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے لئے اس سے زیادہ افتخار کا کوئی موقع نہیں ہو سکتا کہ دنیا کے اس حصہ کا ایک معزز اہل الرائے ایڈیٹر اس کے ایک موجد کی تعریف میں رطب اللسان ہے جو اس وقت صنعت و حرفت اور اختراع و ایجاد کا سرچشمہ مانا جاتا ہے +

سونے پر سہاگہ یہ ہے کہ امریکہ کے اخبار موصوف کے کڑی چھان بین کے بعد ہمارے بال اڑانے کے صابون کی بیش از پیش خوبیوں کا اعتراف کیا ہے اور حیرانی ظاہر کی ہے کہ جلد پر کسی قسم کا برا اثر کرنے کے بغیر یہ صابون بالوں کو بیخ و بن سے اڑا دیتا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر تجربہ اور شہادت کا کوئی درجہ نہیں رہا جس کا آپ کو انتظار رہے جس آپ بے مثل بینظیر نایاب بال اڑانے کا صابون منگائیں +

خاص الخاص اوصاف یہ ہیں کہ یہ صابون عام صابونوں کی طرح ملنے سے دیکھتے دیکھتے ہر مقام کے بالوں کو دھوئیں کی طرح اڑا دیتا ہے اور جلد کو خوبصورت اور ملائم کر دیتا ہے۔ اور اسپر طرہ یہ کہ بال دیر بعد پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی بہت کم نہایت ملائم و باریک۔ اس سے بڑھ کر آسان اور بالوں کو بلا ضرر اڑا دینے کا اور کیا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کیا بلکہ دنیا بھر میں اس ایجاد کا چرچا ہو رہا ہے +

قیمت نمونہ بکس جس میں چھ چھ آنہ والی تین ٹکیہ ہوتی ہیں چودہ آنہ محصول ۴؍ ۔ دو بکس ڈیڑھ روپیہ (عہ) ۔ محصول ۶؍ چار بکس دو روپے چودہ آنہ ؏ محصول ۸؍ چھ بکس چار روپے۔ محصول ۱۲؍ قیمت فی ٹکیہ چھ آنہ اور محصول ڈاک ۴؍

پتہ:-

ڈاکٹر شیخ محمد حسین سرجن اینڈ فرینڈ فیشن

موجد بال اڑانے کا صابون — امرتسر پنجاب

پلیگ کافوری علاج بذریعہ تار برقی

جسکے موجد کو بفضلہ کامیابی ... ماہر طاعون

حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب ...

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور ...
گورنمنٹ ... کا ... عنایت ...

علاوہ

اس طوفان بے تمیزی

آنکہ شود مار گزیدہ مردہ شود

طاعونی وبا

بذریعہ تار برقی

قیمت اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

اسکے علاوہ

مشتے نمونہ از خروارے

... ایک مستعدی ...